رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

(شیخ فضل علی صابر) (مینیجر)

نمبر ۴ | قادیان دارالامان - ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ہجری مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

البدر

ہمارے مہربان مکرم معظم دوست رحمت علی صاحب بربرا سومالی لینڈ نے افریقہ سے چار اشخاص کے نام البدر جاری کروایا ہے۔ مکرمی حافظ عبد العزیز صاحب نے سیالکوٹ سے البدر کے دو خریدار پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر محمد سعید صاحب حیدر آباد دکن نے گیارہ احباب کے نام ارسال کرکے درخواست کی ہے کہ انکے وی پی اخبار ایک سال کیواسطے روانہ کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور ہمدردوں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کیواسطے زیادہ ہمدرد اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمد اکرم بیگ صاحب قلعہ دہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ البدر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہیئے جواب۔ اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں مگر سردست البدر اسے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اشاعت ابھی بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے مضامین ابھی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ خدمت الحکم کیلئے بہت مناسب ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر ۳ کی اشاعت میں معمول سے زیادہ التوا ہوگیا اور احباب کو منتظر رکھنا پڑا دیگر یہ کہ اس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمدی سلسلہ کی ہی اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان مسمی اعجاز احمدی تھا جسکی وجہ سے البدر نمبر ۴ بھی اپنے وقت پر نہ شائع ہوسکا کیونکہ کاتب مصروف تھے یہ ایک مجبوری امر تھا ہم امید کرتے ہیں ہمارے ناظرین بھی برائے حصول ثواب اپنی رضامندی ظاہر فرماکر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سردست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال بھی اس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہوا اور اسکی نصرت شامل حال ہوئی تو امید ہے کہ ہر ایک کمی جلد پوری ہوجاویگی احمدیہ احباب سے التماس ہے کہ وہ اس اخبار کو ہمارا ذاتی اخبار نہ خیال کریں بلکہ احمدیہ جماعت کی ایک بڑی احتیاج کو پورا کرنے کا اسے ایک آلہ خیال کرکے میرا ہاتھ بٹاویں اور اسکی استحکام اور قیام کے لئے حتی الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البدر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب ایم اے مینیجر ریویو آف ریلیجنز یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البدر کے متعلق تمام خط و کتابت وغیرہ صرف البدر کے مینیجر اور ایڈیٹر سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب نہیں۔

تازہ الہام و رویا

پلیگ کے متعلق دعا و توجہ کرنیسے حضرت اقدس نے رویا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جنپر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔ پھر الہام ہوا۔ واللہ شدید العقاب۔ انھم لا یحسنون۔

رویا میں حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ خسف القمر والشمس فی رمضان۔ فبای آلاء ربکما تکذبٰن۔ آپنے رویا ہی میں مولوی عبد الکریم صاحب سے جو کہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ آلاء سے مراد میں ہوں (یعنے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

موسم سرما کے عوارضات کی ایک عجیب و غریب دوا الکھی جاتی ہے جو کہ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ نزلہ وغیرہ تپ۔ درد سر درد کمر درد اعضاء کا جو کہ سردی سے ہوں اور افیون کی عادت چھوڑنے کے لئے اس کے قائم مقام ایک عمدہ اور بے نظیر علاج ہے۔

تپ جوز بائل۔ ریوند چینی۔ زنجبیل۔ ضمغ عربی تمام ادویہ یک تولہ کو خوب باریک کوٹ کر بقدر ماش گولیاں بنا دیں خوراک ایک ایک گولی صبح و شام حسب برداشت طبیعت۔ کھانسی اور دمہ کیواسطے مونہہ میں رکھکر لعاب چوسنا چاہیئے۔ زکام کیواسطے دودھ کے ساتھ ایک گولی شام ایک صبح۔

بقیہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

پھر مسیح کے ذکر پر فرمایا کہ اُنپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے احسانات ہیں کہ آپنے ہر ایک قسم کے الزام سے اُنکو بری کیا جو کہ یہودی لوگ اُنپر لگاتے تھے ورنہ وہ تو بیچارے جسدن سے پیدا ہوئے اُس دن سے لوگونکی لعنت کے مورد ہوئے کیا یہودیوں نے اُنکے ساتھ تھوڑی کی ہے ابتدا بھی اُنکی لعنت سے ہی اور انتہا بھی لعنت سے ہے دراصل تو اُنکا مصدق کوئی نظر نہیں آتا یہود تو لعنت کرتے تھے لیکن جو حواری تھے وہ بھی لعنت کرتے تھے ایک نے اُنمیں سے تین بار لعنت کی پھر چھوڑ کر چلے گئے صرف آنحضرت صلعم ہی اُنکے مصدق بنے کہ ہر ایک عیب سے اُنکی بریت کی بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا احسان ہو سکتا ہے کہ بجائے لعنت کے رحمت کا خطاب اُنکو دلایا اب ۹۵ کروڑ مسلمان رحمۃ اللہ کا لفظ بولتے ہیں۔

یہ صحیح نہیں ہے کہ صحابہؓ حضرت مسیح کی اُس شان کے قائل تھے جنکی نادان مسلمانوں نے اُنکی بنا رکھی ہے اگر وہ مسیح کو اِس شان سے مانتے کہ وہ حقیقی مُردے زندہ کرتے تھے اور حی و قیوم تھے تو ایک بھی مسلمان نہ ہوتا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر اُنکی شان کو یقین کرتے تو وہ اخلاص اور وفاداری اُنمیں پیدا نہ ہوتی۔

شہادت کے ذکر پر فرمایا کہ ہمارا اسجگہ آنا بھی حکمت الٰہی پر مبنی ہے ورنہ یہ شہادت تو ایک ایسا معاملہ ہے جسکا جواب ہمارے پاس سوائے لاعلمی کے اور کچھ نہیں اسکی مثال ایسی ہے کہ دو بزرگ ابو القاسم اور ابو سعید نام تھے اتفاق سے دونوں ایک جگہ اکٹھے ہو گئے ایک شخص نے یہ اتفاق دیکھکر اُنکی خدمت میں عرض کی کہ میرے دلمیں ایک سوال پیدا ہوا ہے کہ آنحضرت صلعم جو مکہ سے مدینہ چلے گئے اسکی کیا وجہ تھی ابو القاسم نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ کے بعض کمالات ایسے تھے کہ ابھی آپکے مدینہ آنے پر منحصر تھے آپ وہاں آئے تو حاصل ہوئے دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ یہ وجہ تھی کہ بعض لوگ مدینہ میں ناقص تھے اور معرفت کے پیاسے تھے اُنکو کامل کرنے اور اُنکی پیاس بجھانے کیلیے آپ مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے گویا دونوں نے اپنے اپنے رنگ میں ایک دوسرے کی تکریم کی سو یہی حال ہمارے اس سفر کا ہے۔

اتنے میں آپ کھانے سے فارغ ہو گئے اور مجلس سے الگ ہو کر خلال اور ہاتھ دھوئے پھر اور لوگ ملاقات کیلیے آ گئے اور شہادت کے بارہ میں کہا کہ حضور کو بڑی ہی تکلیف ہوئی حضرت اقدسؑ نے فرمایا زمین پر کچھ نہیں ہوتا جبتک آسمان پر نہ ہو شہادت سے اظہار حق مراد ہوتا ہے اور اگر اس سے کسی کو پہونچے تو کیوں نہ پہونچائے شہادت تو ایک بہانہ تھا ورنہ اصل غرض اللہ تعالیٰ کی بعض لوگوں کو فائدہ پہنچانا تھا سو وہ پہنچ گیا۔

اسی اثنا میں شیخ علی احمد صاحب پلیڈر گورداسپور آ گئے اور اُنھوں نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی اور اپنی خیالات اور ارادہ ظاہر کر کے دعا کی درخواست کی۔ ایک سائل نے آ کر کچھ مانگا حضرتؑ نے جناب میاں صاحب کو کہدیا کہ اسکو کچھ دیدیں اور جو آ جائیں اُنکو بھی کچھ نہ کچھ دیدیا کرو۔

ایک مولوی صاحب جو کہ عیسائیوں کے ساتھ مباحثات کے بہت مشتاق تھے اُنھوں نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کی حضرت اقدسؑ نے دریافت فرمایا کہ آپکا وہ مباحثہ ہوا کہ نہیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ عیسائی لوگ مباحثہ سے بھاگ گئے بالکل مقابل نہیں آئے حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اب آپ لوگوں کے وہ پُرانے ہتھیار کام نہیں دیتے وہ کُند ہو گئے ہیں اور خاطر خواہ کام نہیں دیتے بلکہ اُن سے اُلٹا ضرر اسلام کو پہونچتا ہے ۲۹ لاکھ کے قریب مسلمان مرتد ہو چکے ہیں مباحثات کا اثر بحیثیت مجموعی دیکھنا چاہیئے فرداً فرداً کچھ پتہ نہیں لگتا۔ منشی نبی بخش صاحب نے حضور سے عرض کی کہ جس آیت کو ہم وفات مسیح کے استدلال میں پیش کرتے ہیں یعنی ما جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ عیسائی لوگ اِس آیت سے استدلال پکڑ کے ان لوگوں کے سامنے الوہیت مسیح ثابت کرتے ہیں جسکا ان لوگوں سے کچھ جواب بن نہیں آتا وہ اِس آیت سے مسیح کو بشریت سے الگ کر کے اُنکو قائل کرتے ہیں کہ جب وہ زندہ آسمان پر ہے تو بہر حال الوہیت کے رنگ میں ہوا اگر بشر ہوتا تو مر گیا ہوتا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ یہ سوال تو اُنکا بڑا معقول ہے ان مولویوں کو چاہیے کہ اسکا جواب دیویں۔ اب دیکھیے کہ اگر مسلمانوں کے دس چار جلسوں میں یہ سوال پیش ہو اور مولوی اسکے جواب میں ساکت رہیں اور جواب میں قاصر رہیں تو پھر اسلام کی ذریت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے ایسے ایسے سوالوں کے بعد اگر مسلمان مرتد نہ ہوں تو کیا کریں پھر اُنھیں مولوی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب فرمائیے اب یہ ہتھیار کس کام کے ہیں بلکہ یہ لوگ تو اس بات کے بھی قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے بہت سے پرندے بھی بنائے اب اللہ تعالیٰ کی مخلوق شدہ پرندوں میں مل جل گئے ہیں گویا فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ہو گیا ہے انکے سوا ان لوگوں کے اور بھی عقیدے ہیں کہ اگر اُنکا عیسائیوں کو پتہ لگ جاوے تو وہ انکے ساتھ مباحثہ کرنیکو اُنھیں ٹھٹھے کی چوٹ بلا دیں یہ لوگ تو خطرناک ہیں اُنھوں نے اگر اُسے خدا نہیں بنایا تو اُس کے خدا بنانے میں کسر بھی نہیں چھوڑی انکا وہی حال ہے جسطرح کوئی کہے کہ فلاں شخص مرا تو نہیں مگر ہاں اُسکے نبض بھی نہیں سانس بھی نہیں لیتا پیٹ بھی پھول گیا حرکت بھی نہیں کرتا غرض ساری علامات مردونکی ہیں مگر … نہیں یہی ان لوگوں کا حال ہے کہ مسیح کو خدا نہیں کہتے مگر ساری خدائی کی صفات اُسمیں جمع کر دیتے ہیں اُن عیسائیوں کو ہم کیا روویں ہمارے تو یہ اندرونی عیسائی ہی اُمت پر چھُری چلا رہے ہیں مولوی صاحب آخر سُن سنکر چُپکے ہی اُٹھکر چلے گئے۔

پنڈت کاہن چند صاحب مختار نے آ کر دریافت کیا کہ حضور نے جو دافع البلاء میں اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ اپنا الہام یا وحی درج کیا ہے اسکے کیا معنے ہیں حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اَنْتَ مِنِّیْ تو ظاہر ہے کہ جیسے سپاہی یا افسر مامور ہو کر کسی حاکم کے حکم سے کسی جگہ جاتا ہے وہ اُس حاکم ہی سے ہوتا ہے یعنی اُسکی طرف سے ارسال کیے جاتا ہے اسیطرح خدا کیطرف سے آنیوالا اُسکے حکم اور ارشاد سے آتا ہے وہ اُس سے یعنی اُس کی طرف سے ہوتا ہے۔

اب رہا اَنَا مِنْکَ یہ بھی نہایت صاف ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک شئے ایک عرصہ گذرنیکے بعد زمانہ کی درازی کے باعث اپنی اصلی حالت پر نہیں رہتی اسیطرح لوگوں کے دلوں میں سے انبیاء کی تعلیمات کا اثر اُٹھ جاتا ہے اور ایک عرصہ گذرنیکے بعد ہر ایک مذہب پر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اُسکے دعوی کرنیوالے صرف برائے نام اُسکے پیرو رہ جاتے ہیں چھلکا اُنکے ہاتھ میں ہوتا ہے اور مغز سے بیخبر ہوتے ہیں اُنکا ایمان اور اعمال تمام بطور رسم کے ہوتے ہیں جیسے ایک مسلمان مسلمان کے گھر پیدا ہو کر مسلمان کہلاتا ہے ورنہ اُسکو حقیقۃ اور خدا کی ذات اور صفات کی مطلق خبر نہیں ہوتی نماز روزہ وغیرہ سب اسلیے ادا کرتا ہے کہ دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے مگر چونکہ اسلام سچا خدا کیطرف سے ہے اور اُسنے اسلام کو تمام دوسرے دینوں سے چن لیا ہے اسلیے خدا مدت تک اُسے ظلمت میں نہیں رکھتا بلکہ جلد تر اُسے نشو و نما دینے والے لوگ ہر صدی کے سر پر بھیجتا ہے وہ خدا کی توحید کو جو کہ زمین سے اُٹھ جاتی ہے اور یقین جو دلوں سے محو ہو جاتا ہے دوبارہ دنیا میں قائم کرتے ہیں اور اسطرح سے گویا خدا کا پوشیدہ چہرہ ان ماموروں اور برگزیدوں کے ہاتھوں سے پھر دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور وہ اُسکی عظمت اور جلال کو پھر دنیا میں قائم کرتے ہیں اور اُسکی ذات پر کامل یقین جو کہ اُٹھ گیا ہوا ہوتا ہے اُسے پھر دلوں میں بٹھاتے ہیں اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ اُنکو خطاب کرتا ہے کہ اَنَا مِنْکَ یعنی میری توحید اور میرا جلال اور عظمت تیرے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو گا۔ ایکوقت آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسوقت دنیا میں گم ہوا ہوا سمجھا جاتا ہے اور زمانہ زبان حال سے بتلاتا ہے کہ خدا گم ہو گیا ہے اُسوقت اُسکے اظہار کے واسطے کوئی خدا ہی کی طرف سے آتا ہے اور اُسکے وجود کی دنیا میں عظمت قائم کرتا ہے۔ اگر سوال ہو کہ خدا تعالیٰ کو اس ذریعہ کی کیا ضرورت ہے تو یہ جواب ہے کہ اُسکو تو ضرورت نہیں مگر اُسنے اس عالم اسباب میں یہی طریق پسند فرمایا ہے دیکھو پیاس لگتی ہے اُسکے لیے پانی بنایا ہے بھوک کے واسطے کھانا بنایا ہے خدا کھانے اور پانی کے بغیر پیاس اور بھوک کو رفع نہیں کرتا کر سکتا ہے مگر اُسنے ایسا کرنا پسند نہیں کیا اسیطرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اظہار کے واسطے انبیاء اور اولیاء کا سلسلہ رکھا کہ وہ لوگوں کو بڑے بڑے مقتدرانہ نشانوں سے جو عجیب پر مشتمل ہوتے ہیں بتلا دیتے ہیں اور یقین کرا دیتے ہیں کہ خدا ہے اور ضرور ہے ہندوؤں میں جو اوتاروں کا سلسلہ مانا گیا ہے اُسکی بھی اصل یہی ہے اگر یہ سلسلہ دنیا میں نہ ہو تو یہ کارخانہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔ پنڈت کاہن چند صاحب نے کہا کہ آپنے رسالہ میں اسکے اور معنی کیے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمنے اور معنی نہیں کیے بلکہ یہی سوال ایکدفعہ پہلے آتھم نے بھی کیا تھا اُسوقت بھی ہمنے یہی جواب دیا تھا اور یہ کوئی نیا الہام نہیں بلکہ براہین کے زمانہ کا ہے۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے یہ تو ایسی بات ہے کہ اس سے ایمان بڑھتا ہے آجکل چونکہ زمانہ میں دہریت پھیل گئی ہے اسلیے خدا نے اپنے جلال کو ظاہر کرنیکے لیے ایک انسان کو دنیا میں بھیجا ہے اسکے بعد پنڈت صاحب تشریف لے گئے اور دھرم کوٹ کی احمدی جماعت نے آ کر حضرتؑ سے مصافحہ کیا۔

ایک شخص نے پوچھا کہ کنت کنزا مخفیا فاحببت الخ

کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ پر اپنا اظہار نعمت کرتا ہے کہ ایک زمانہ اُن پر ایسا گذرا ہے کہ وہ جہل اور ضلالت میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو آنحضرتؐ کے طفیل اس موت سے زندگی بخشی اور آنحضرتؐ کی تربیت سے اُنکی نفسانی خواہشوں اور ارادوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک دائمی بقا حاصل ہوئی اور انکا مرجع صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا۔

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تاویل کر کے مسیح موعود پر چسپاں کرنا چاہتے تھے حضرت اقدس نے فرمایا ہم کو اسکی کیا ضرورت ہے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائیدیں ہمارے شامل حال ہیں کیا منا کم ثلثہ ہمارے لیے کافی نہیں سب سے اول تو قرآن کا مِنْكُمْ ہو یعنی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ دوسرے بخاری کا مِنْكُمْ یعنی اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تیسرے مسلم کا مِنْكُمْ۔ یعنی اَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔ پھر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے حضرت اقدس سناتے رہے جسکا ذکر البدر نمبر ۲-۳- میں بسیط سے آگیا ہے۔

اس کے بعد منشی نعمت علی صاحب احمدی ساکن بٹالہ نے حضرت اقدس سے کھانا کھانیکی درخواست کی اور حضرت کے انکار پر اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانیکی تاکید تو جینے کے واسطے ہوا کرتی ہے جب آپ نے بیعت کی تو ہمارے جسم کے جزو ٹھیرے بیعت جو بیع ہوتی ہے کیا اُس سے آپکا کچھ اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اسکی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے سارے ہتھیاروں سے اسکی مخالفت پر ٹوٹ پڑے جان سے۔ مال سے۔ اعضا سے۔ عزت سے اور اندرونی اور بیرونی لوگ اور اپنے اور پرائے گویا سب ہی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو جاویں اور پھر وہ (حق) آگے ہی آگے قدم رکھتا جاوے اور کوئی روک اسکی ترقی کو نہ روک سکے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الخ سو اس معیار سے ہمارے سلسلہ کو پرکھا جاوے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا دیکھلو نہ ہمارا کوئی واعظ ہے نہ کوئی لکچرار اور دشمن بھی کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہ کرنیکی کوشش میں لگے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے کفر کے فتوے لگائے قتل کا مقدمہ کیا غرضکہ انھوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا سے کوئی جنگ کر سکتا ہے ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے انھیں کے رسائل سے اطلاع پا کر ہماری بیعت کی اگر واعظ وغیرہ ہماری طرف سے ہوتے تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا۔ ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت خدا کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں تو خدا کے لگائے ہوئے پودہ کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے دو طور سے ہماری مدد کی ہے ایک تو طاعون بھیجکر کہ اس کے ذریعہ سے (باقی آئندہ)

۸ر نومبر سنہ ۲ء روز شنبہ

فجر | اس وقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر مجلس کی علاقہ مونگیر سے کہ اصحاب محمد رفیق صاحب اور محمد کریم صاحب تشریف لائے ہوئے تھے دونوں صاحبوں نے حضرت اقدس سے بیعت کی بیعت کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تاکہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرت تشریف لیگئے۔

سیر | بوجہ ریزش (زکام و نزلہ) کے آج حضرت اقدس نے سیر کا جانا ملتوی رکھا۔

ظہر و عصر | آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی اسلیے جمع ہوئی کہ حضرت اقدس اس سلسلہ الٰہیہ کی تائید میں ایک عظیم الشان مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا نے ایک نو وارد صاحب سے ملاقات کی اور انکو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو کہ حضرت اقدس کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انھوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کیواسطے اور بیٹے کی باپ کیواسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اُسوقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرت اقدس کی نسبت بتلایا گیا کہ وہ سچا ہے اُس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتا ہے اُس شخص نے اُس سے بیان کیا تو اُسنے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصہ سے ترقی کا ہونا اور روز بدن عروج پانا انکی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا اُسنے کہا کہ ہمیں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اُسنے بتلایا کہ مجھے خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولا ہے اول فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہوگا کہ وہ تیرا اور میرا اور ہم جیسوں سب کا مولا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رویا بہت ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع دیوے خدا کے فرشتے اسطرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو مان لو۔

پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسنے حضور عالی کی رد میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا کہ تو فضول لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں پھر اُس نے وہ کیفیت حضرت اقدس کو لکھکر روانہ کی اسکے بعد ہر دو نمازیں ادا ہوئیں اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا | حضرت اقدس حسب معمول شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے احباب میں سے ایک نے اُٹھکر عرض کی کہ حضور نے تحفہ گولڑویہ میں دار قطنی کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل قیامۃ کا علم تو سوائے خدا کے کسیکو بھی نہیں حتّٰی کہ فرشتوں کو بھی نہیں اور وہاں ساعۃ کا لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عورتوں کے حمل کی میعاد ۹ ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۹ ماہ پورے ہو گئے تو اب باقی دنوں میں کسیکو خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع حمل ہوگا گھر کا ہر ایک آدمی بچہ جننے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے اسی لیے قیامت کا نام ساعۃ رکھا ہے کہ اُس ساعۃ کی خبر نہیں خدا کی کتابوں میں جو اُسکے علامات ہیں ممکن ہے کہ اُنسے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دیدے مگر اُس ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے جیسے وضع حمل کی ساعۃ کی کسیکو خبر نہیں ہے لیک ڈاکٹر سے بھی پوچھو وہ بھی کہے گا کہ ۹ ماہ اور دس دن مگر جونہی ۹ ماہ گذرے پھر فکر رہتا ہے کہ دیکھیے کونسے دن ہو۔ کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار سال کے بعد قیامۃ قریب ہے اب ۶ ہزار تو گذر گئے ہیں قیامۃ تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی کی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ایک خط کا مضمون سنایا جو کہ سٹریٹ سیٹلمنٹ سے آیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پرانا صحیفہ ایک پادری بنام فرانسس نے حاصل کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا ہے اُسمیں مسیح کی آمد کی اور اُسکے منجی ہونیکی پیشگوئی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت دلنشین کرانیکے واسطے ایسے مصنوعات سے کام لیتے ہیں ہمارے نزدیک اسکا جواب یہ ہے کہ اگر اس صحیفہ میں تثلیث کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مصنوعی ہے کیونکہ خود عیسویت کے ابتدا میں تثلیث کا عقیدہ نہ تھا یہ بعد میں وضع ہوا ہے۔ پھر اس امر پر تذکرہ ہوتا رہا کہ قدیم اور اصل لفظ عیسیٰ ہے یا یسوع حضرت اقدس نے فرمایا کہ پرانا نام عیسیٰ ہی ہے تمام عرب میں عیسیٰ ہی ہے یسوع کا ذکر پرانے اشعار عرب میں بھی نہیں پایا جاتا چونکہ عیسیٰ نبی تھے اسلیے مصلحتاً انھوں نے کسی موقع پر عیسیٰ کو بدلکر یسوع بنا لیا ہو یہ بھی تعجب ہے کہ کسی اور نبی کا نام آجتک نہیں اُلٹا صرف انھیں کا اُلٹا اور مذہب بھی انھیں کا اُلٹا ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر

ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا | ہو کیونکر ہمارا کار اُلٹا

حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں کہیں عیسیٰ کا نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ایک نظم سناتے رہے جسمیں اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی تائید میں اُن تمام ذلت اور خواریوں کا ذکر تھا جو کہ آجتک بعض عدوان دین کو پہنچ چکی ہیں۔ پھر ایک اور امرتسری صاحب اپنی نظم مشمولہ برمضامین انوار و برکات جو انکو بعد بیعت حاصل ہوئے تھے سناتے رہے۔ پھر بعد نماز عشا حضرت اقدس تشریف لیگئے

۹ نومبر سنہ ۲ء روز یکشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں ظہر کیوقت چار اصحاب نے بیعت کی اور سوائے بعد مغرب کے کوئی مجلس اور تقریر نہیں ہوئی بباعث کثرت کار کے حضرت سیر کو تشریف نہیں لے گئے۔

مغرب و عشا | حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائی نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور جو مضمون مشمولہ قصائد عربی آجکل زیر تحریر ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسکی نسبت دل

دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بالکل اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہے (مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر) آپ بھی دیکھیں گے تو پتہ لگ جائیگا جسطرح کلمہ کی گواہی دیجاتی ہے اسی طرح اسکی گواہی بھی دیجاتی ہے کہ یہ منجانب اللہ ہے یہ حالت بھی ہوتی رہی ہے کہ ذرا اونگھ آئی اور ایک شعر الہام ہوگیا اسی طرح کئی اشعار ایسے الہامی ہیں وحی جلی بھی ہوتی ہے اور خفی بھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ دل میں مضمون پڑجاتا ہے اور میں لکھتا جاتا ہوں گویا یہ میری طرف سے نہیں ہے (اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہی) خدا کی مدد سے اسقدر یقین ہے کہ یہ کاروبار ایکدم نہیں ہوسکتا تھا دیر تو اس لیے لگتی ہے کہ دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے کاپی وغیرہ بھی صحیح کرنا فرض ہے ہر ایک بات میں دیکھا گیا ہے کہ سب سامان خدا نے اول سے ہی کیے ہوئے ہیں قصیدہ وغیرہ میں واقعات کا نبھانا مشکل امر ہوا کرتا ہے شاعر اسے نہیں کرسکتے انکو قافیہ اور ردیف کیلیے بالکل بے جوڑ باتیں اور الفاظ لانے پڑتے ہیں (ہم مقام پر یہ عربی کے دو فقرے مقامات حریری کے پڑھے جنمیں محض تلازم شعر کے لیے بالکل بے تعلق باتیں ذکر کی ہوئی تھیں) اسکے مقابل پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ کو دیکھو۔

پھر آج کے مبائعین میں سے ایک نے کچھ اظہار محبت کے کلمات کہے حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو یہ جو بڑے بڑے مولوی ہیں انکے لیے خدا نے دروازے بند کردیے اور تمھارے لیے کھولدیے۔ خدا کا تم پر بہت احسان ہے۔ پھر دعا کی درخواست پر فرمایا کہ میں اپنے دوستوں کیلیے پنجوقتہ نماز میں دعا کرتا ہوں اور میں تو سبکو ایک سمجھتا ہوں اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی خط سُنایا جو کہ انھوں نے بایماء حضرۃ اقدس مسٹر بگٹ مدعی مسیح کو لنڈن لکھا تھا یہ خط مفتی صاحب نے بہت عمدہ پیرایہ میں لکھا تھا جسکو حضرۃ اقدس نے بہت پسند فرمایا

اسکے بعد امرتسری صاحب نے اپنی پنجابی نظم سنائی جسمیں انھوں نے اپنا ایک خواب کا ذکر اور حضرۃ اقدس کی زیارت کا شوق اور بیعت کی کیفیت اور حضرت کے فیوض و برکات کا ذکر درد دل اور دلکش پیرایہ میں کیا ہوا تھا حضرۃ خود بار بار زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ درد اور رقت سے لکھا ہوا ہے۔

ایک مقام پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ہند میں دو واقع ہوئے ہیں ایک سید احمد صاحب کا دوسرا ہمارا انکا کام لڑائی کرنا تھا مگر انھوں نے شروع کردی اور اسکا اتمام ہمارا مقدر تھا جو کہ اب اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہورہا ہے اسیطرح عیسیٰ کیوقت جو خدا کا ارادہ تھا وہ پھر سو برس کے بعد آنحضرتؐ کے ہاتھ سے واقع ہوئی خدا بھی فرماتا ہے کہ وہ کامیابی اب ہوگی۔

دجال کے ایک چشم ہونے پر فرمایا کہ میںنے اسکی نسبت یہ بھی سنا یا دیکھا ہے کہ اسکی دونوں آنکھیں ہی عیب دار ہونگی جیسے کہ لکھا ہے ایک آنکھ تو بالکل اسکی بیٹھی ہوئی ہے وہ نکتہ یہ ہے جو عیسائیوں کی ہیں ایک توریت دوسرے قرآن۔ سو قرآن کے متعلق تو بالکل نہیں انکو کچھ پتہ نہیں اور توریت پر کچھ دھندلی سی نظر ہے کہ اسی اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد عشا کی نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

۱۰ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

فجر۔ ظہر۔ عصر۔ | آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی نماز سے پیشتر کچھ عرصہ مولوی عبدالکریم صاحب کے انتظار میں مجلس فرمائی اور مولوی محمد علی صاحب شاعر سیالکوٹی سے ارشاد فرمایا کہ آپکو مختلف مقامات و دیہات میں تبلیغ کے لیے پھرنا ہوگا مولوی صاحب نے بطیب خاطر منظور کیا۔ کثرت کار کیوجہ سے حضرت سیر کو تشریف نہیں لیگئے۔ ظہر اور عصر کی نماز میں بباعث کثرت کار مضمون نویسی آج پھر جمع ہوئیں۔ ظہر کی نماز سے پیشتر حضرۃ اقدس نے مضمون زیر قلم پر فرمایا کہ کلام کا معجزہ آدم سے لیکر آنحضرتؐ کے زمانہ تک چار ہزار برس ہوتے ہیں سوائے قرآن کے اور کسی نے نہیں دکھایا اور نہ کسی نے دیکھا چونکہ یہ معجزہ ایک ہی کتاب سے متعلق ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسپر زور ڈالا جاوے کہ لوگ خوب سمجھ لیویں کیا ان (مخالف) لوگوں کے پاس قلم نہیں وقت نہیں یا الفاظ نہیں میرا تو ایمان ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور ایک آفتاب کیطرح نظر آتا ہے میں اسے بیان نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ ہی نے سب کچھ کروایا ورنہ ہم تو سب کچھ چھوڑ بیٹھے تھے مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔

مغرب و عشا | اسوقت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے پلیڈر پشاور سے کوہاٹ ہوتے ہوئے تشریف لائے اور نماز مغرب سے پیشتر مسجد میں حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی۔ خواجہ صاحب نے پشاور اور کوہاٹ کا ذکر سنایا کہ وہاں پر اکثر اشتہارات جو کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں حضور کی مخالفت میں شائع ہوتے ہیں اس نظر سے پڑھے جاتے ہیں کہ گویا وہ حضور کے اشتہارات ہیں اسی مغالطہ سے سرحد کے لوگوں کے دلوں میں آپکی طرف سے یہ خیالات ذہن نشین ہیں کہ نعوذ باللہ جناب نے روزے اپنے خدام کو معاف کردیے ہیں اور نبی کریمؐ کی ہتک کی ہے اور کہا ہے کہ وہ ایک جھوٹا نبی تھا میں اُس سے افضل ہوں یہ اشتہارات اس قسم کے عنوان سے لکھے ہوئے ہیں کہ عوام الناس کو دھوکا لگتا ہے اور یہی خیال کیا جاتا ہے کہ آپکا مضمون اور آپکی تحریر ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ کشتی نوح وہاں کثرت سے تقسیم کردیجاوے یہی کافی ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ ایک ذی وجاہت شخص کو میںنے دیکھا ہے کہ اُسنے اسے پڑھکر کہا کہ کتاب تو عمدہ ہے مگر آخر میں مکان کے چندہ کا ذکر ہوتا ہے میںنے اُسے جواب دیا کہ کیا تمسے بھی ایک پیسہ مرزا صاحب نے مانگا ہے یا تمنے دیا ہے مرزا صاحب نے تو اُن لوگوں کو مخاطب کیا ہے جو اُنسے تعلق ابنیت کا رکھتے ہیں کیا اگر ایک باپ اپنی بیٹوں سے دو ہزار اس لیے طلب کرے کہ اُسے ایک مکان بنانا ہے تو کیا یہ فعل اُسکا قابل اعتراض ہوگا۔ اسپر وہ خاموش ہوگیا پھر ... کا حق نہیں ہے کہ وہ اسطرح چندہ طلب کریں کیونکہ اُسکا تعلق اپنے مریدوں سے وہ نہیں ہے جو کہ مرزا صاحب کا اپنے خدام سے ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ سب اعتراض ... لیکن اللہ ہی ترقی ہورہی ہے خدا کا فضل ہے۔

اسیطرح کے اشتہارات جو مخالفین کیطرف سے شائع ہوتے ہیں یہ خدا کی کارروائی میں مضر نہیں معلوم ہوتے۔ کیونکہ جبتک تپش نہو بارش نہیں ہوتی ہم سب پر ظنی نہیں کرتے انھیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہوجاتے ہیں کئی خط اسطرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے گالیاں دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھکر بیعت کرتے ہیں ان سے پیشتر بھی یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوئیں مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے۔ کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فساد ہی میں رہتے تھے ابوجہل ہی کو دیکھو کہ بدر کے جنگ میں مباہلہ بھی کرلیا اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ مِنَّا اَقْطَعَ لِلرَّحِمِ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاَحِنْهُ الْيَوْمَ

یعنی ہم دونوں میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اسکو آج ہی ہلاک کر پھر اُسی دن وہ قتل ہوگیا اُسکو تو یہی خیال ہوگا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کردیا ہے بھائی سے بھائی جدا کردیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کرتے تھے ناحق انکو چھیڑ دیا ہے انکا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے۔ ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جسنے فتنہ نہیں ڈالا ہمیشہ تو بیت جدائی اور فساد کی پہنچتی رہی پھر آخر اُٹھتی ہیں ہی جو نیک تھے اللہ تعالیٰ اُنکو لے آتا رہا دنیا میں ہمارے اسی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی رافضیوں سے بڑھ گئے ہیں لعنت کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور اُنھی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنیکو طیار ہیں ہمتو اللہ تعالیٰ سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لارہا ہے

پھر اسکے بعد نظم ایک شخص سُناتے رہے ایک مقام پر عیسائیوں کے ذکر پر حضرۃ نے فرمایا کہ یہ لوگ اتنا فلسفہ اور ہیئت پڑھکر ڈوبے ہوئے ہیں۔ چوڑھوں کا بھی کچھ مذہب ہوتا ہے کچھ بات پیش کرتے ہیں مگر یہ تو بالکل ہی ڈوبے ہوئے ہیں۔ پھر ایک صاحب نے ایک خواب سُنایا کہ ایک شخص اُنھیں گالیاں دے رہا ہے حضرۃ نے تعبیر دی کہ خواب میں جو شخص خواب میں گالی دینے والا ہوتا ہے وہ مغلوب ہوتا ہے اور جسکو گالی دیجاتی وہ غالب ہوتا ہے پھر نظم سُنکر اور نماز عشا ادا کرکے حضرت تشریف لیگئے۔

۱۱ر نومبر ۱۹۰۲ء بروز سہ شنبہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بوجہ کثرت کار حضور نے کہلا بھیجا کہ آج بھی اور کل کی ہم سیر کو نہیں جاوینگے انشاءاللہ پرسوں چلیں گے

ظہر | ظہر کیوقت حضرت تشریف لائے احباب کو فرمایا کہ یہ دن بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اسلیے ہر ایک کو چاہیے کہ اسمیں حصہ لیوے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن اور رات کو ایک کردے۔ کلام کی فصاحت

دائمی معجزہ | پھر فرمایا کہ دوسری قسم کے جسقدر نشانات ہوتے ہیں وہ تو غائب ہوجاتے ہیں مگر اسطرح کا نشان ہمیشہ قائم رہتا ہے بھلا اب موسیٰ کے سانپ کو کوئی دکھا سکتا ہے اور کلام کا معجزہ اور نشان ایسا ہوتا ہے کہ آیندہ آنیوالی نسلیں اُس سے فائدہ اُٹھاتی ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ فلاں شخص (مرد خدا) نے یہ کلام بطور نشان کے پیش کیا اور مخالف کچھ نظیر نہ لاسکے اور اُسے کچھ جواب نہ بن آیا۔ پھر نماز ہوئی۔

عصر | اسوقت حضرۃ صرف نماز ادا کرکے تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز سے پیشتر جناب میر ناصر نواب صاحب نے امرتسر سے آکر بیان کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب سے مجھ سے اور گستاخانہ باتیں ہوتی تھیں آخرش بد زبانی پر آگئے جسکے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر ہم کاذب ہیں تو ہم ادنیٰ سے ادنیٰ جو آدمی ہے اُس سے بھی بدتر ہیں کاذب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے پھر نماز کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے بیان کیا کہ ایک شخص نے فارقلیط پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکے معنی

فارقلیط اور احمد حق و باطل میں تمیز کرنیوالے کے میگزین میں کیے گئے ہیں تو پھر یہ لفظ احمد پر کیسے چسپاں ہو سکتے ہیں اور کیسے ہو سکتا ہے کہ فارقلیط سے مراد احمد ہے لفظ احمد کی پیشگوئی کا ذکر کتب سابقہ میں کہاں ہے - خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمارا یہ ذمہ ضروری نہیں ہے کہ موجودہ کتب توریت وغیرہ سے وہ لفظ نکال کر دکھلا دیں جب قرآن کریم نے انکو مبدل و محرف قرار دیا ہے تو ہم کہاں سے نکالیں جب فارقلیط محرف ہے تو ممکن ہے کہ کوئی اور بھی لفظ ہو جسکے معنی احمد کے ہوں لسان العرب میں لکھا ہے کہ فارقلیط لفظ فارق اور لیط کا مرکب ہے فارق معنی فرق کرنے والا اور لیط معنی شیطان یعنی شیطان کو الگ کر دینے والا - دوسری یہ بات ہے کہ آنحضرتؐ کا نام فارقلیط بھی ہے کیونکہ وہ صاحب فرقان ہے اور فرقان کے معنی ذرا غور کرکے دیکھیں اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم میں لفظ رجیم ہے جو لیط کا معنی ہے اسطرح آپکا نام فارقلیط بھی ہو گیا اور احمد کے معنی بہت تعریف کرنیوالے کے ہیں تو اُس سے بڑھ کر اور کون ہوگا جو توحید کے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی شیطنت کو دور کرے فارقلیط بننے کے واسطے احمد ہونا ضروری ہے احمد وہ ہے جو دنیا میں سے شیطان کا حصہ نکال کر خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کو قائم کرنے والا ہو فارقلیط کا منشا دوسرے الفاظ میں احمد ہے -

ایک طالب حق اس کے بعد ایک ہندو صاحب تشریف لائے جو کہ علاقہ مدراس کے ایک مقام رائے درگ ضلع بلہاری سے آئے ہوئے تھے ان کے قادیان پہونچنے کا باعث سید مظہر علی صاحب جسٹر اسٹنٹ [illegible] ہیں کچھ عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب کو انگریزی رسالہ میگزین کو پڑھ کر حضرت اقدس سے کامل عقیدت پیدا ہوگئی ہے اور انھوں نے بیعت کرنیوالوں کے زمرہ میں اپنے آپکو داخل کر لیا ہے سید صاحب نے میگزین کے بعض نمبر حرف بحرف ترجمہ کرکے لالہ صاحب کو اُنکی زبان میں سُنائے تھے لالہ صاحب اگرچہ ایک ہندو مذہب میں ہیں لیکن توحید کے قائل ہیں اور غیر خدا کی پرستش کو کفر خیال کرتے ہیں میگزین کو سُنکر انکو حضرت اقدس کی زیارت کا شوق ہوا اور عدم واقفیت کیوجہ سے ایک دور دراز سفر کرکے وہ یہاں پہونچے ہیں یعنی اول مدراس سے بمبئی گئے پھر وہاں سے دہلی اور دہلی سے پھر انبالہ پھر فیروزپور فیروزپور سے لاہور اور لاہور سے امرتسر ہوتے ہوئے آج قادیان آ پہونچے لالہ صاحب نہ تو زبان انگریزی سے واقف ہیں نہ زبان اردو میں مہارت ہے صرف چند ایک معمولی الفاظ زبان اُردو کے جانتے ہیں - حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ آپکے شہر میں کرشن اور رامچندر اور پتھر کے بتوں وغیرہ کی بھی پرستش ہوتی ہے لالہ صاحب نے جواب دیا کہ ہاں لوگ کرتے ہیں میں نہیں کرتا -

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اب انکا اسقدر دور دراز مقام سے آنا بھی یاتیک من کل فج عمیق کا مصداق ہے اگر ایسی نشانوں کو ہم جمع کریں تو دس ہزار سے بھی زیادہ نکلتے ہیں اور گواہ بھی کروڑہا ہیں کون ہے -

قابل قدر نکتہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے عرض کی کہ ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا تھا جسکے جواب میں ایک لطیف نکتہ میرے دل میں ڈالا وہ یہ کہ آتھم کی پیشگوئی پر جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ [illegible] دیکھکر شکل بازی ہوئی اور اسکی موت کی پیشگوئی مرزا صاحب نے کر دی اعتراض کیا جاتا ہے حضرت مرزا صاحب نے جو پیشگوئیاں کیں ایک آتھم کے متعلق جو کہ سال خوردہ تھا اگر وہ مرگیا تو کیا تعجب تھا کیونکہ اُسکی زندگی کی اُمید منقطع ہو چکی تھی اُسمیں جو عمر درازی کا اعتراض عطا کیا جاتا ہے دوسری پیشگوئی لیکھرام کی نسبت تھی جو ہٹا کٹا جوان تھا اسکی نسبت پیشگوئی کی گئی کہ یہ ضرور مریگا اور اسکی موت کا دن وقت تمام مفصل بتلا دیا اگر یہ شکل بازی تھی تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا کیونکہ اسکی جوانی اور کم سنی کو دیکھکر ایک شکل باز کے مناسب حال یہ ہے کہ شرطیہ پیشگوئی موت کی کرے اور ایسے پہلو کو مدنظر رکھ لے کہ اگر وہ نہ مرے تو اُسمیں عذر کی گنجائش رہے مگر ایک سال خوردہ شخص کی نسبت مشروط پیشگوئی کرنا اور ایک جوان کی نسبت قطعی اور یقینی پیشگوئی موت کی کرنا اسکی دلیل ہے کہ یہ کام شکل سے نہ تھا اگر شکل سے ہوتا تو رجوع کی شرط کا مستحق لیکھرام تھا حضرت اقدس نے اس نکتہ کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھو کہ میں نے آتھم کو وقت مباحثہ میں سنا یا تھا کہ اس مباحثہ اور پیشگوئی کی بنیاد یہ ہوئی کہ آتھم نے آنحضرت صلعم کا نام دجال لکھا تو اُسوقت آتھم نے توبہ کرکے کانوں پر ہاتھ رکھے اور کہا کہ "میں نے ہرگز نہیں کہا" مولوی عبد الکریم صاحب نے کہا مجھے یہ الفاظ خوب یاد ہیں کیا یہ اسکا عملی رجوع تہا یا نہیں -

لندن کا ایک خط مفتی محمد صادق صاحب نے ایک خط امریکہ کے مدعی مسیح کو لندن میں لکھکر مزید حالات اُسکے دریافت کرنے چاہے تھے جسکے جواب میں پگٹ کے سکرٹری نے وہ اشتہار اور خط روانہ کیا تھا وہ حضرت کو سنائے - جیسے عیسائی تثلیث کے بارے میں کیا کرتے ہیں کہ ایک میں تین ایسے ہی باتیں ان اشتہاروں اور خطوں میں پگٹ نے لکھی ہیں حضرت کے مشن کے متعلق مفتی صاحب نے ایک خط پگٹ کو لکھا جسکی نقل درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے

"قریباً آج سے دو ہزار سال کا عرصہ گذرا ہے کہ عیسائیوں کی قوم ایک سچے خدا ارض و سموات کی عبادت چھوڑ کر اس [illegible] غلطی میں پڑی ہوئی ہے کہ ایک فانی انسان یعنی مریم کے بیٹے یسوع ناصری کو خدا مانتے ہیں اور اسکی پرستش کرتے ہیں وہ یسوع جو اپنی گنہگاری سے ایسا واقف تھا کہ اس نے اپنے زمانہ کے ایک کو بھی اسبات کی اجازت نہ دی کہ اُسے نیک کے لفظ سے خطاب کرے وہ یسوع جو ہمیشہ اپنے تئیں ابن آدم کے نام سے نامزد کرتا اور اپنے اقوال و افعال سے ہمیشہ اپنی کمزوری کا اظہار کرتا رہتا تھا وہ یسوع جسنے اپنی کمزوری و ہر نوع کمزوری جسم کا لحاظ رکھکر ساری رات نہایت الحاح سے جناب باری میں ملعون یعنی لعنتی موت سے بچنے کی دعائیں مانگی ہاں اس یسوع کو خدا مانا جاتا ہے حالانکہ خدا علیم خبیر کے حضور یہ کتنی بڑی کفر کی بات ہے ! کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا - یہ بڑی کفر کی بات ہے جو انکے منہ سے نکلی یہ جھوٹ ہے اور بالکل جھوٹ ہے لا الہ الا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں فاما الذین کفروا فاعذبھم عذابا شدیدا فی الدنیا والآخرة وما لھم من نصرین - اسمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں انکو ہم سخت عذاب دینگے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور کوئی انکا مددگار نہ ہوگا ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ - وہی ہے جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اُس سچے دین کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کرکے دکھلائے اور یہ بات ہوکر رہیگی خواہ مشرک اس بات کو کیسی ہی کراہت کے ساتھ مخالفت کریں۔

انسانی جنس کی ذلت اور بیعزتی کو یہ عیسوی عقیدہ کہ ایک انسان کو خدا بنایا گیا کچھ کم تھا لیکن اب ہم سُنتے ہیں کہ تم اس پر بھی نہیں رہے بلکہ تم نے ایک قدم اور آگے بڑھا کر دعویٰ کیا ہے کہ تم ہی مسیح اور خدا ہو - ہمیشہ سے عیسائیوں کے ساتھ مباحثات ہوتے چلے آئے ہیں اور مسلمان عیسائیوں کو یہی سمجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور اسمیں تھوڑی سی بہت کامیابی بھی ہوتی ہے - لیکن تثلیث کی تاریکی روئے زمین پر اسطرح سے پھیلتی ہوئی چلی گئی جیسے برص کا داغ جسم کے تمام بدن پر - اب خدائے غیور و قادر کی غیرت اس جوش میں آئی کہ انسان کے نام کی بیعزتی دنیا میں نہ ہو اور اسی لیے اُس حکیم خدا نے رسولوں کے سردار نبیوں کے خاتم اور ولیوں کے بادشاہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اپنا ایک نبی اور رسول دنیا میں مبعوث کیا ہے اور اسکو ایسے خوارق اور معجزات عطا کیے ہیں جنکے سامنے انجیلی معجزات ہیچ نظر آتے ہیں پس بلحاظ ہمدردی میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے تئیں یا کسی دوسرے انسان کو خدا کہنے کے بڑے اور قابل شرم گناہ سے توبہ کرو - یہ تو ایک ایسا ناپاک جرم ہے کہ کوئی دنیوی گورنمنٹ بھی اسکو گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اور انکی سلطنت میں جھوٹا اٹھ بیٹھے چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی سلطنت میں کسیکو ایسا کرنیکی جرات ہو اگر تم عاجزی اختیار کرو اور انسانوں کا شیوہ اختیار کرکے خاکساری کے ساتھ زمین پر چلو اور خدا کے اس مسیح موعود کو مانو جو اندنوں کا مقدس رسول ہے اور جسکا نام حضرت مرزا غلام احمدؐ ہے تو یقیناً خدا تمہیں بہت برکتیں عطا فرمائیگا پر اگر تم اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور ایک سچے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور اُسکے مقدس رسول محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور اپنے تئیں مسیح اور خدا کہنے پر اصرار کرتے ہو تو پھر فیصلہ کا ایک ہی طریق ہے اور تمام شکوک کے رفع کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم بحیثیت خدا ہونیکے اپنا حکم صادر کرو کہ یہ نبی تمہارے اس دنیا پر ٹھیرنیکے زمانہ کے اندر تمہارے ہی سامنے ہوتے ہوئے مرجائے اور اپنے اس حکم سے ایک چھپی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے اس نبی کو مطلع کرکے اُس سے درخواست کرو کہ وہ بھی تمہارے حق میں ایسی ہی دعا کرے کہ تم اُس کی زندگی میں مرجاؤ کیونکہ بائبل میں ایسا ہی لکھا ہے کہ جھوٹا نبی مرجائیگا مگر میں یہ نہیں کہتا کہ تم اس مسیح موعود کے حق میں دعا کرو کیونکہ تم تو خود خدا ہونیکا دعویٰ کرتے ہو - اسواسطے تمہیں کسی دعا کرنیکی ضرورت نہیں بلکہ صرف حکم جاری کرنیکی ضرورت ہے پر یہ مسیح موعود تمہارے حق میں اپنے خدا سے دعا مانگیگا کیونکہ وہ صرف انسان اور خدا کا رسول ہونیکا مدعی ہے لیکن تمکو اختیار ہے کہ اگر تم خدا ہو تو اسکی دعا قبول نہ کرو اور بہرطرح یہ مقابلہ بہرحال تمہارے حق میں مفید ہے اگر تم اسبات کو اختیار کروگے تو جھوٹے کی موت تمام مشکل مسائل حل کر دیگی مباحثات اور مناظرات مذہبی تنازعات کا کبھی فیصلہ نہیں کر سکتے - لیکن یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے تمام دنیا پر روشن ہو جائیگا کہ سچا مذہب کونسا ہے اور آسمان پر پہونچنے کا اور آسمانی برکات کے حصول کا راستہ کیا ہے - میں ہوں مسیح موعود احمد کا ایک غلام محمد صادق + اور پگٹ کے اشتہار کا عنوان انگریزی لفظ [illegible]

صہ میں ہیں جس کے معنی ہیں کشتی نوح - فرمایا اب ہماری بھی کشتی نوح چھوٹی پر غالب آجائیگی - اور فرمایا کہ یورپ والے کہا کرتے تھے کہ جھوٹے مسیح آنیوالے ہیں سو اول لندن میں ایک جھوٹا مسیح آگیا اُسکا قدم اُس زمین میں اول ہوا بعد اس ہمارا ہوگا جو کہ سچا مسیح ہے اور یہ جو حدیثوں میں ہے کہ دجال خدائی اور نبوت کا دعویٰ کرے گا م م تو موٹے رنگ میں اب اس قوم نے وہ بھی کر دکھایا ڈوئی امریکہ میں نبوة کا دعویٰ کر رہا ہے اور پگٹ لندن میں خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے اپنے آپ کو خدا کہتا ہے پگٹ کا خدا ہونا دوسرے لفظوں میں یہ گویا انجیل کی شرح آئی ہے اسسے ایک فائدہ ہوا ہے کہ مسیح کو خدا ماننے سے چھوٹ گیا کیونکہ آپ جو ساری عمر کے لیے خود خدا ہو گیا - یہ خط ۹ تاریخکو سنایا گیا تہا - الحمد للہ علی ذلک فقط -

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء بروز چہارشنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر آج پھر بوجہ کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اسوقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء اسوقت مفتی محمد صادق صاحب نے خبر سنائی کہ لاہور سے ایک انگریزی رسالہ نکلتا ہے اسمیں لکھا ہے کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سے زلزلہ آرہے ہیں اور آتشی مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوتی جاتی ہے فرانس کے محققین نے لکھا ہے کہ دنیا کی قدیم سے قدیم تاریخ میں زمین کے اس عظیم تغیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں اور آتش فشاں پہاڑ پھٹتے رہتے ہیں مگر اب خصوصیت سے ان زلزلوں کا آنا اور زمین کا اُٹھنا یہ آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور اخرجت الارض اثقالھا اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ وہ ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ خاص تصرفات زمین پر کرنا چاہتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ لوہا آجتک اس کثرت سے زمین سے نکلا ہے کہ اگر ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک اور ہمالہ پہاڑ بنتا ہے لوہے کی کانوں کی آجتک تہ نہیں ملی کہ کہانتک نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر انزلنا الحدید ہی کہا ہے (یعنی یہی بنی نوع انسان کے لئے زیادہ نفع رساں ہے)

پھر کلام کے معجزہ پر فرمایا کہ صفحہ روزگار میں یادر کھنے کے لئے جیسے یہ نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ بھی ایک ختم نبوت کا نشان تھا اب بھی قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اُسے وہ معجزہ ہی نظر آویگا اگر موسیٰ ؑ کا سونٹا بھی اس شان کا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وہ بھی کسی صندوق میں آجتک محفوظ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کرواتے کہ یہ موسیٰ کا سونٹا ہے جسے اُس نے سانپ بنایا تھا۔ یہی حال مسیح کے مریضوں کی صحت کا ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچھتاتے ہونگے کہ کاش عیسیٰ ؑ کوئی کتاب ہی بنا کر چھوڑ جاتے مگر یہ خاصہ صرف آنحضرت صلعم کا ہے اور کسی ہی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوئی کا اخبار سناتے رہے۔ اُسکے بعد مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بروزن وارث شاہ کے حضرت کو سنائی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پھر لالہ بڈھا یا جو مدراس سے آئے ہوئے ہیں اُنکی نسبت حضرۃ اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل میں کیا شوق ہے کہ اتنی دور دراز مسافت طے کر کے زیارت کے لئے آیا ہے

حالانکہ نہ ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے +

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی بباعث کثرت کار سیر کو تشریف نہیں لے گئے اور ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اسی لئے جمع ہوئیں +

مغرب و عشاء نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اس کے رسول اور اسکے احکام کو جواب دے بیٹھے ہیں۔ اونکے ذکر پر فرمایا کہ وہ خدا جسمیں سارا چین مخفی ہیں وہ ان سے بالکل دور ہو گیا ہے جیسے کروڑہا کوس ہے اس صورت میں ان کا پھر خدا سے کیا تعلق اور جنکو یہ مہذب کہتے ہیں انکو کیا سمجھ بیٹھے ہیں (گویا خدائی کا منصب تفالیب سب انکو دیدیا ہے) حب دنیا اور حب جاہ نے انکو اندھا کر دیا ہے +

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اپیفنی میں ایک مضمون ہے ایک علی گڑھ کے طالب علم کی طرف سے کہ آنحضرت صلعم بھی گناہ سے خالی نہ تھے اگرچہ اور انبیاء سے بزرگتر ہیں جنکے گناہ ان سے زیادہ تھے حضرۃ نے فرمایا کہ اصل میں یہ لوگ مذہب سے خارج ہیں خدا کا خوف مطلق نہیں صرف کینہ کا ہے +

پھر وہابیوں کا ذکر چل پڑا ایڈیٹر صاحب الحکم نے بتلایا کہ شحنہ ہند نے وہابی لفظ پر محمد حسین مولوی کے برخلاف بہت کچھ کہا ہے حضرت اقدس نے ان وہابیوں کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر اپنا سنایا کہ ایکدفعہ جب آپ امرتسر میں تھے تو غزنوی گروہ کے چند مولویوں نے آپکو چائے دی چونکہ حضرت اقدس کے دہنے ہاتھ میں بچپن سے ضرب آئی ہوئی ہے اور ہڈی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے دائیں ہاتھ سے پیالی لی تو اسپر غزنوی صاحبان نے فوراً بلا وجہ دریافت کئے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجھایا کہ آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پھر انکو اصل وجہ بتلادی گئی اسکے بعد ان لوگوں نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تصنیفات میں رسول اللہ صلعم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر نہ چاہیئے تھی ہم تو انکو اسیقدر مانتے ہیں جسقدر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کا مرتبہ یونس بن متی سے بھی زیادہ نہیں ہے +

جسمانی طور پر جسقدر ترقیات آجتک ہوئی ہیں کیا وہ پہلے زمانہ تو تھیں نہیں اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ ہوتے ہوتے پیغمبر خدا صلعم پر ختم ہوا خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں جب ان (وہابیوں) کی یہ حالت ہے تو پھر آنحضرت سے کونسی سچی محبت کر سکتے ہیں اور کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں +

فرمایا کہ میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جاوے اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلیگا میں ان کی مجلسوں میں بیٹھا رہا ہوں ہمیشہ لفاظی کی بو آتی رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ انمیں نرا چھلکا ہے

مغز بالکل نہیں ہے محمد حسین نے خود حدیث کی نسبت اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ بات لکھی ہے کہ ایک صاحب الہام یا اہل کشف صحیح حدیث کو ضعیف یا ضعیف کو صحیح قرار دیسکتا ہے کیونکہ وہ کشفی حالتیں آنحضرت سے اوسکی تصحیح کرالیتا ہے مگر تاہم میں نے یہ التزام رکھا ہے کہ میں اپنے کشوف اور الہامات پر عمل نہیں کرتا جبتک قرآن اور سنت اور صحیح حدیث اسکے ساتھ نہ ہو محمد حسین سے پوچھا جاوے کہ جب عبداللہ غزنوی احادیث میں اس طرح دخل دیسکتے تھے تو پھر حکم نے کیا گناہ کیا ہے کہ اوسے ہر ایک رطب و یابس ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ شحنہ ہند نے جو مخالفت محمد حسین کی ہے اسپر فرمایا کہ جو لوگ اپنے نفسانی اغراض کے پرستار ہوتے ہیں انمیں دوستی نہیں ہوتی اگر ہو تو جلد جاتی رہتی ہے خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک قدوس ہے وہی دلوں میں پاکیزگی بھرتا ہے اور سینوں کو کدورتوں سے صاف کرتا ہے +

شیخ فضل حق صاحب نو مسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اُسے صبر کرنا پڑتا ہے صحابہ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گذارہ کئے بعض وقت انکو ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کرسکتا جبتک خدا بھلائی نکرے جب انسان تقوے اختیار کرتا ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا خدا پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا استقامت چاہیئے انبیاؤں کو جسقدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں اور یوں خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو سکتا ہے

اسکے بعد تین احباب نے بیعت کی حضرت اقدس نے فرمایا کہ جو بیعت کی اوسپر آخردم تک قائم رہو تب خدا راضی ہوتا ہے۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ ہم کسی کے ذمہ وار نہیں ہوسکتے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اُسکو نجات دیگا اس لئے تقویٰ اختیار کرو ہماری جماعت دراصل مطعون تو ہو چکی ہے کہ مخالفین کا نشانہ بنی ہوئی ہے اسطرح سے طاعون اپنا کام اسمیں کر چکی ہے +

ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت کہا کہ اگر بعض واقعات حقہ کو ناول کے پیرایہ میں بیان کیا جاوے تو یہ امر معیوب تو نہیں ہے فرمایا اس میں معصیت نہیں ہے مطالب کو سمجھانے کیواسطے ہمیشہ زید و عمر و بکر کا ذکر فرضی طور پر کہہ دیتے ہیں خود تعزیرات ہند میں مثالیں موجود ہیں پھر نماز پڑھکر حضرۃ اقدس تشریف لیگئے

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

آج فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی جمعہ بڑی مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرت اقدس نے علی گوہر خان مرحوم کا جنازہ پڑھا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت ادا کی +

مغرب و عشاء مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل

اس کے بعد نماز مغرب اور عشاء کی نماز حکیم نور الدین صاحب نے پڑھائی بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی نے رخصت طلب کی کہ میں جا کر صرف چند روز گھر رہونگا پھر واپس آ کر پنجابی نظم کے پیرایہ میں حضور کے سلسلہ کی تبلیغ اور اتمام حجت کرونگا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی جہاد ہے جو لوگ پنجابی سمجھتے ہیں آپ ان کے لئے بہت مفید کام کرتے ہیں۔

پھر اس کے بعد مولوی صاحب موصوف اپنی تصنیف بنام احمدی کامن سناتے رہے۔

جو کہ انہوں نے ایک عمدہ اور نئے طرز پر سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے مطبع انوار احمدیہ میں طبع ہوئی ہے۔ نظم سننے کے بعد سید سرور شاہ صاحب نے لالہ ٹڈہا پا کی طرف سے یہ عرض کی کہ انکو انہوں نے ایک سوال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذاہب کے لوگ جو نیکی کرتے ہیں کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنا قانون ٹہرایا ہوا ہے وہ کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے کہ **ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اور **من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں ہے کہ اسکی برکات اور ثمرات کا پتہ انسانکو صرف مرنیکے بعد ہی ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں ملجاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند بکلی اس سے محروم ہیں اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نکرے اور لاپروائی سے نہ کہاوے تو وہ بہرحال اس کے فوائد سے محروم رہیگا یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ اون کے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں مگر جو لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ تو ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں پھر اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد ہی نہ ہو اور انسان کو انوار اور برکات سے حصہ نہیں ملسکتا جب تک وہ اسیطرح عمل نکرے جسطرح خدا فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین بات یہی ہے کہ چراغ سے چراغ جلتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پیغمبر خدا آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تھے جن سے صحابہ نے بھی حصہ لیا پھر اسیطرح جنگل کی آگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑھکر دلیل یہ ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں برکات نہیں ہیں اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں

کہا جاتا ہے ایک ہے ہندو ان کو دیکھو بت پرست ہیں عیسائیوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنا رکھا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہیں ہیں تو جب ہم اس کی تفتیش کرینگے تو ثابت کر دینگے آریہ لوگ غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں خود کلام خدا کا متبع نہ ہونا اور یہ دعوے کرنا کہ میں خدا سے ملجاؤنگا یہ بھی گمراہی ہے جیسے حدیث میں ہے کہ اے لوگو تم سب اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں جو شخص دعوی کرتا ہے کہ میں خدا کے کلام کے سوا نجات پالونگا وہ بھی مشرک ہے نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتھ میں ہے وہ ہی جسکے لئے چاہے اسکے دروازے کہولدے خدا بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک باغ ہو اور اسمیں لاکھوں پھل ہوں مگر جب تک باغبان اجازت ندے تو کوئی اسمیں سے ایک پھل بھی نہیں کہا سکتا۔ اسیطرح بازاروں میں کئی قسم کی اشیاء ہوتی ہیں اور ہزاروں ہوتی ہیں مگر مالک کی اجازت ہو تو کوئی لیوے اسیطرح خدا تعالے کی نعمتوں کے حاصل کرنیکا ایک ہی طریق ہے اور یہ آدم سے اسیطرح چلا آتا ہے اسمیں بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہیں سکتی۔

انسان کا سب سے پہلا معجزہ یہ ہے کہ خدا تعالے اسے تقوے بخشے جو دل پلید ہوتے ہیں انکا بیان ہی کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس آ کر ایک کاغذ کا کبوتر بنا کر دکھاوے تو کیا اوسے ہم کرامت سمجھ لینگے بات یہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہو اور راست باز اور تقوی ہو پھر نماز عشاء پڑھکر حضرت اقدس تشریف لیگئے۔

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ بروز شنبہ

فجر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیر بوجہ مصروفیت اعجاز احمدی آجکل سیر پر تشریف نہیں لیجاتے ہیں:

ظہر اسوقت حضرت اقدس اُن تائیدات الہی کا ذکر کرتے رہے جو کہ اب ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور اقبال کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف اعجاز احمدی کی تصنیف کو دیکھو جسے حضرت نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۲ تاریخ تک وہ ایک صف شکن حملہ کیطرح دشمن پر جا پڑی اس کتاب کی تصنیف کی جو کیفیت ہے ہم اُسے صفحہ قرطاس پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکھنے پر منحصر تھی جو لوگ ان ایام میں قادیان میں موجود تھے وہی اسے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور یہ خدا کا برگزیدہ کسطرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک آرام اپنی جان پر حرام کرتا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کے دین کا بول بالا کرنا کسطرح سے اس کا اوڑھنا بچھونا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگرچہ اس کی کیفیت بذریعہ آپکی تصانیف اور اخبارات کے ہر ایک اصل دلکو کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتی ہے مگر پورے طور پر اسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قدموں میں شب و روز رہتے ہیں۔ رات کا یہ عالم ہے لوگ اپنے اپنے گھروں میں لحاف لے کر سو رہے ہیں مگر یہ ایک خدا کا بندہ ہے

کہ رات کے تین تین بجے تک چراغ جل رہا ہے کاغذ ہاتھ میں ہے قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے گنڈہ یا لگائی ہوئی ہیں پھر یہ نہیں کہ اگر رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دن کو ایک آدھ گھنٹہ آرام کر لیں نہیں فجر کی نماز جو کہ آجکل ۵ بجے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتے ہیں اور کوئی شکایت کسی قسم کوفت یا تکان کی زبان پر نہیں آتی پریس میں اور کاتب کاپی پر کاپی اور پروف پر پروف لا رہے ہیں آپ اُنکو دیکھتے ہی جاتے ہیں تصحیح ہی فرماتے ہیں اور لکھتے ہی جاتے ہیں بھلا ایسی مصروفیت میں کونسی گھڑی ایسی نکل سکتی ہے جس سے دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور یہ اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں مشکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے تلوار یا تیر کمان ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور مسیح کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لاوے کہ مضمون نویسی میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے غرضیکہ یہاں رہنے والوں کو اس قلمی جہاد کی کچھ کیفیت نظر آ سکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا اپنے ایک بندے سے کرا رہا ہے اور اس دفعہ جو مضمون عربی کا آپکے زیر قلم تھا وہ اس وجہ سے ایک کٹھن اور سخت مشکل مضمون تھا کہ اس میں تاریخ کے طور پر ایک واقعہ حقہ کا بیان کرنا تھا یعنی مُد کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اس بات پر آپکو تحریک من جانب اللہ ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازیں حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بھی پسند نہ فرماتے تھے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان نشان بن گیا اس میں دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار ان مولویوں کے واسطے ہے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس پھر نماز پڑھکر تشریف لے گئے

عصر اسوقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

مغرب و عشاء حضرت اقدس حسب معمول بعد ادائے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور اُنہیں فوری تیز جلابوں سے جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تھے اُنکا ذکر حکیم نور الدین صاحب کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب بمبئی میں طاعون کثرت سے پھیلی تو وہاں سے قمر الدین محمد ابراہیم صاحب انجینئر نے مجھے لکھا تھا کہ یہ ایک بارہا تجربہ شدہ اور مفید علاج اسکا دیکھا گیا ہے کہ طاعون کے آثار نمودار ہوتے ہی ۵ یا ۶ تولہ کے قریب کسٹر آئل مریض کو پلا دیا گیا ہے تو اُسے پھر بفضل خدا ضرور آرام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حسب الحکم حضرت صاحب اعجاز احمدی کا اردو حصہ مضمون کا شیخ یعقوب علی صاحب تراب بلند آواز سے پڑھکر احباب کو سناتے رہے پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

احمدیہ سلسلہ اور اُسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی امروھہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اعجاز احمدی کے نام سے احمدیہ مشن کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا اسمیں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اُسکے عربی قصیدہ کی نظیر بیس دن میں پیش کریں اور اُردو دیباچہ میں جو دلائل درج ہیں انکو توڑ کر دکھلاویں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی قصیدہ میں اُن تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مدہ کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی مفر اس سلسلہ مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اعجاز احمدی کا اُردو البدر کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ضمیمہ کتاب نزول المسیح

مرقومہ ۱۴ شعبان ۱۳۲۰ھ روز شنبہ مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۲ء

جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو ہی ہر جو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ایہا الناظرون ارشدکم اللہ آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موضع مُد ضلع امرتسر میں باصرار منشی محمد یوسف صاحب کے میرے دو مخلص دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی محمد سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر سے طلب کر لیا اگر یہ مولوی ثناء اللہ صاحب اُس بحث میں خیانت اور جھوٹ سے کام نہ لیتے تو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوف نے میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دو غلگوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کیطرف توجہ دلائی تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔ اے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنیوالوں پر جسمیں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کیطرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے مگر افسوس کہ تعصب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی ہوگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ انکی گواہ ایک جگہ اکٹھے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اسکی فوج ان سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہوگئے اور پیشگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوئی اور پیشگوئی حدیث وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْہَا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلادی۔ یہانتک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دیگئی تھی کہ مسیح موعود کیوقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذوالسنین ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقدر ہے جو دمشق کی شرقی سمت میں اسکا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کریگا جبکہ صلیب کا بہت غلبہ ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہوگئیں اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑی بڑی نشان دکھلائے۔ آتھم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ بارآں برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی اسکیطرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریر لوگوں نے اس پر ٹھٹھا کیا اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی میعاد شرطی تھی اور پیشگوئی اسلئے نہیں کیگئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جیسا کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں جس کا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس رکھا ہے لکھا ہے سبب اس پیشگوئی کرنیکا یہی تھا کہ اُسنے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجال رکھا تھا سو اسکو پیشگوئی کرنے کیوقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کروگے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤگے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا! اور کیا اُسکا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی اور میاں غلام نبی صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اُسکا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل ترساں اور لرزاں ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کہانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جواز قسم کا ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کہائی اور پولوس نے بھی۔ اسبات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا۔ پس کیا ابتک دجال کہنے کے قول سے اُسکا رجوع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کرسکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہہ کے پکارا اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے اُسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے اگر شک ہو تو اُسکی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اُسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اُس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ملا ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہانتک کہ فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر وغیرہ معزز لوگوں نے جو چار ہزار کے قریب تھے ایک محضر نامہ تیار کرکے لکھدیا کہ کامل صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں سے تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بھائیوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اُس محضر نامہ میں بہت سے ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک راستباز کے آنسو جاری ہوجائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ آخر

(الصدیق پریس باہتمام شیخ فیض الٰہی صاحب پرینٹر مطبع میں طبع ہوکر شائع ہوا۔)